Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ ولادتِ امام علی زین العابدین علیہ السلام

Contact us on
0213 2253 606

امام علی بن الحسین علیہ السلام، شیعوں کے چوتھے امام ہیں جو مشہور قول کی بنا پر، سال ۳۸ ہجری میں مدینہ میں متولد ہوئے[۱]۔ بعض مصادر میں سال ۳۵ و ۳۶ کو بھی آپ علیہ السلام کی ولادت کا سال کہا گیا[۲]۔ آپ علیہ السلام کا روز تولد، بعض منابع میں ۵ شعبان ذکر ہوا ہے[۳]۔

نیز بعض منابع میں ۹ شعبان[۴] اور بعض دیگر میں ۱۵ جمادی الاولی کو روزِ ولادت لکھا گیا ہے[۵]۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی والدہ گرامی کے بارے میں، اگرچہ کچھ چیزوں میں اختلاف ہے مگر اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایران کے کسی مشہور سردار کی بیٹی تھی شیعوں کے قدیمی ترین مصادر جیسے، وقعة صفین[۶] تاریخ یعقوبی[۷] بصائر الدرجات[۸] و

[۱] الارشاد، ص ۲۸۴

[۲] اِقبال الاعمال، ابن طاووس، ص ۶۲۱

[۳] کشف الغمة، ج ۲، ص ۱۰۵

[۴] روضة الواعظین، ص ۲۴۲

[۵] مصباح المتہجد، ص ۷۳۳

[۶] وقعة صفین ص ۱۲

[۷] تاریخ الیعقوبی، ج ۲، ص ۳۳۵

[۸] بصائر الدرجات فی فضائل آل محمدؐ ص ۹۶

تاریخ قم[1] وغیرہ جو سب سوم وچہارم صدی میں تالیف ہوئی ہیں نیز امام صادق علیہ السلام کی ایک روایت[2]

اسی طرح شیخ مفیدؒ نے بھی اس مطلب کی تائید کی ہے اور اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: کہ امام زین العابدین علیہ السلام کی والدہ، حضرت شاہ زنان بنت یزدگرد تھیں جن کا اصلی نام، شہر بانو تھا[3]۔ مرحوم طبرسیؒ نے بھی کتاب تاج المو الید میں تصریح کی ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام کی والدہ، شہر بانو بنت یزدگرد تھیں[4]۔ چوتھے امام علیہ السلام کے مشہور ترین القاب میں زین العابدین اور سجاد ہیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کا مقام ومنزلت

امام علی بن الحسین علیہ السلام کے بارے میں جب کہا جاتا ہے کہ آپ زین العابدین علیہ السلام تھے تو ممکن ہے بعض کے ذہن میں تصور آجائے کہ آپ علیہ السلام دنیا سے کٹ کر کسی گوشے میں مصروف عبادت رہتے تھے اور ان کو لوگوں سے کوئی سروکار نہ تھا اور نہ لوگوں میں مشہور تھے، جی نہیں! آپ علیہ السلام عبادت میں زبان زد عام ہونے کے

---

[1] تاریخ قم، ص ۱۹۶

[2] الکافی، ج ۲، ص ۳۶۹

[3] الارشاد ج ۲، ص ۱۳۷

[4] تاج المو الید، طبرسی، ص ۸۸

باوجود معاشرے کی راہنمائی اور لوگوں کی مدد اور ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ علیہ السلام تمام مسلمانوں میں محبوب ترین شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ یہاں پر ہم اس بات کے ثبوت کے طور پر چند اکابر اہل سنت کے اقوال کو بیان کریں گے جو انہوں نے آپ علیہ السلام کے حوالے سے رقم کئے گئے ہیں:

اہل سنت کے مشہور عالم جاحظ، علی بن الحسین علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں کہتا ہے: شیعہ ہو یا معتزلی، عوام ہوں کہ خواص سبھی علی بن حسین علیہ السلام کے بارے میں یکسان نظر رکھتے ہیں اور آپ علیہ السلام کے دوسروں پر برتر اور افضل ہونے میں کوئی تردید نہیں کرتا[1]۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے: یہ جلیل القدر امام علیہ السلام اپنے زمانے میں تین ناموں سے مشہور تھے:

عَلَی الْخَیْرِ، عَلَی الْأَعَزِّ وَعَلَی الْعَابِدِ

علی خیر، علی اعز(باعزت) اور علی عابد[2]

---

[1] عمدۃ الطالب، ص ۱۹۳

[2] شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید ج ۱۵، ص ۲۷۳

اہل سنت کے علم رجال کے مشہور عالم، ابن حبّان، اپنی کتاب الثقات میں کہتا ہے: علی بن حسین علیہ السلام کو ان کی حیات میں، زین العابدین کہا جاتا تھا اور ہمومی لکھتا ہے:

كَانَ مِنْ أَفَاضِلِ بَنَى هَاشِمِ مِنَ فُقَهَاءِ المدينه وَعُبَّادُهُمْ

وہ بنی ہاشم کے بزرگ، اور مدینے کے فقیہ اور عابد تھے[1]

جی ہاں! امام زین العابدین علیہ السلام کے تمام مسلمانوں کا مدد گار اور غمخوار ہونے کا ثبوت وہ روایات ہیں جو آپ علیہ السلام کے بارے میں تاریخ میں نقل ہوئی ہیں۔

چنانچہ کتاب مختصر تاریخ دمشق میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے: امام سجاد علیہ السلام رات کے وقت، اپنی پیٹھ پر روٹیاں لادتے اور رات کی تاریکی میں اپنی پیٹھ پر روٹیاں لاد کر فقراء کی تلاش میں چلتے اور فرماتے تھے: رات کی تاریکی کا صدقہ، غضب خدا کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے[2]۔

اہل سنت عالم ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلاء میں پڑھتے ہیں: محمد بن اسامہ بن زید، مرتے وقت رو رہے تھے۔ امام سجاد علیہ السلام نے جو اس کے سرہانے حاضر تھے، اس

[1] الثقات، ج۵، ص ۱۶۰

[2] الثقات، ج۵، ص ۱۶۰

گریہ کا سبب پوچھا تو کہا کہ میں پندرہ ہزار درہم کا مقروض ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا: پریشان نہ ہو یہ قرض میرے ذمے ہے[1]۔

جی ہاں! بعض روایات کے مطابق مدینے کے ایک سو فقیر گھرانے آپ علیہ السلام کی زیر کفالت تھے مگر ہمیشہ اپنے چہرے کو چھپا کر مخفیانہ ان کی مدد فرماتے اسی وجہ سے لوگ آپ علیہ السلام کو نہیں پہچانتے تھے اور لوگوں کو تب پتہ چلا جب آپ علیہ السلام اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے[2]۔

امام علیہ السلام کے مذکورہ بالا صفات حمیدہ میں چند نکات ہیں جو ہم پیروکاروں کے لیے مشعل راہ ہیں:

پہلا: نہ وہ انسان کامل ہے جس کا کام فقط عبادت کرنا ہے اور نہ وہ انسان جو فقط دنیا میں محو ہو چکا ہے اور خدا کو فراموش کر چکا ہے بلکہ بہترین انسان وہ ہے جو عبادت الٰہی کی بنا پر محبوب خدا ہونے کے علاوہ، خدمت خلق کی وجہ سے محبوب خلائق بھی بنے کیونکہ خدمت خلق بھی عبادت کا ایک حصہ ہے جس سے انسان کمال کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

---

[1] سیر اعلام النبلاء، ج ۴، ص ۲۹۱

[2] بحار الانوار، ہمان، ج ۴۶، ص ۶۲

دوسرا: انسان اپنے کاموں میں حتی الامکان ریاکاری سے پرہیز کرے اور مخفیانہ انجام دے تاکہ مخلصین کے زمرے میں شامل ہوسکے۔

تیسرا: امیر انسان اگر غریبوں کی مدد کرنا چاہتا ہے تو وہ ان کے دروازے پر لے جاکر دے تاکہ اس کی عزت نفس کو ٹھیس نہ لگے نہ یہ کہ غریبوں کو اپنے دفتر یا گھر بلاکر سب کے سامنے اس کو راشن دیتے ہوئے تصاویر کھینچے کہ جس سے غریب کی عزت و آبرو ختم ہوجائے کیونکہ اس طرح کے برتاؤ کا ہمارے آئمہ علیہم السلام کی سیرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی میں آئمہ علیہم السلام کی سیرت کے ان سنہرے پہلوؤں پر عمل کریں تو یقیناً سعادت دارین کا مستحق قرار پائیں گے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ امام زمان عج اللہ تعالی کے ظہور میں تعجیل عطا کرے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی